لاہور میں قادیانیوں کے اشتعال انگیز لٹریچر کی طباعت

سیف اللہ خالد

قادیانیوں نے اشتعال انگیز لٹریچر کی طباعت واشاعت کے لیے لاہور کو اپنا مرکز بنالیا ہے۔ پچھلے ڈھائی ماہ کے دوران شہر کے چار مختلف مقامات پر چھاپے مار کر توہینِ رسالت اور توہینِ صحابہ پر مشتمل کتب، پمفلٹ اور دیگر مواد برآمد کیا جاچکا ہے تاہم اس معاملے میں متعلقہ پولیس نہ صرف روایتی سُستی اور چشم پوشی سے کام لے رہی ہے بلکہ عدالتی احکامات کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ان مقدمات کے مدعی حضرات کو ہراساں کیا جارہا ہے جس پر عوام اور مقامی تاجروں میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے اور ردعمل میں جوزف کالونی جیسا کوئی واقعہ ہوسکتا ہے۔

اُمّت کی تحقیقات کے مطابق اس سلسلہ میں پہلا واقعہ اسلام پورہ میں ۷؍جنوری ۲۰۱۳ء کو پیش آیا جہاں مقامی نوجوانوں کے تجسس کے سبب ایک گھر میں خفیہ طور پر لگائے گئے غیر قانونی پریس سے ہزاروں کی تعداد میں توہین آمیز کتب برآمد کی گئیں۔ ان کتب اور دیگر لٹریچر کی پرنٹ لائن پر مانچسٹر، جرمنی اور برطانیہ کے شہروں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ توہینِ صحابہ پر مشتمل وہ کتب جو خلاف قانون قرار دی جاچکی ہیں اور ملک میں فرقہ وارانہ قتل وغارت کا سبب قرار دی جا رہی ہیں۔ اس پریس سے شائع ہورہی تھیں۔ مقامی پولیس نے اہلِ محلّہ کی درخواست پر چھاپہ مار کر پریس سے ہزاروں کی تعداد میں کتب، پلیٹس اور دیگر سامان اپنے قبضے میں لیا تھا۔ جبکہ ملزمان پریس منیجر معید ایاز ولد ایاز، عصمت اللہ ولد رحمت اللہ، رضا اللہ ولد عبدالستار اور غلام اللہ ولد غلام نبی کو گرفتار کر کے تھانہ اسلام پورہ میں مقدمہ نمبر 12852(15/13) درج کیا گیا۔

مقدمہ کے وکیل رانا طفیل ایڈووکیٹ کا دعویٰ ہے کہ ایڈیشنل آئی جی انویسٹی گیشن ابوبکر خدا بخش اعوان نے مقدمہ کی تفتیش مکمل نہیں ہونے دی جس کے سبب ان چاروں ملزموں کے خلاف تفتیش کے بعد کوئی کارروائی ممکن نہیں ہوسکی۔ باوجود اس کے کہ ملزموں نے اعتراف کیا تھا اور اس کے ثبوت بھی دستیاب ہوگئے تھے کہ یہ پریس، بلیک ایرو، کارڈز، ایگل، شاہین، اسلام انٹرنیشنل سمیت ۹ مختلف ناموں سے کام کر رہا تھا اور اسے سلطان پانی پتی خان نامی ایک قادیانی نے احمدیہ جماعت کے لیے وقف کیا جس کے اخراجات شیزان ادارہ ادا کررہا تھا اور قادیانی جماعت نے ہی معید ایاز کو یہاں منیجر رکھا ہوا تھا۔ اب یہ کیس نامکمل تفتیش کے ساتھ زیرِ سماعت ہے اور ملزموں کی ضمانت کی درخواست ہائی کورٹ میں زیرِ سماعت ہے۔

اس طرح کا ایک دوسرا واقعہ تھانہ سمن آباد کی حدود میں ۲؍فروری کو پیش آیا۔ مدعی مقدمہ محمد حسن ولد حافظ محمد سلیمان کے مطابق ان کے علم میں آیا تھا کہ ایک شخص عاطف ولد عارف مختلف مقامات پر کتابوں کے اسٹال لگا کر قادیانی نظریات پر مبنی اور توہینِ صحابہ پر مشتمل کتب تقسیم کر رہا ہے۔ جس پر انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے کتب میلہ اور رائل پاک کلب کے کتاب فیئر میں اس کی نگرانی کی اور اس سے رابطہ کر کے اس سے کتابیں لانے کو کہا وہ یہ توہین آمیز کتابیں لے کر آ گیا۔ مگر پولیس نے اسے گرفتار کرنے سے انکار کیا بلکہ مدعیان کو دھمکانا شروع کر دیا تاہم مدعی نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے عاطف کو پکڑ کر کتب

سمیت پولیس چوکی کے حوالے کردیا۔لیکن یہاں بھی ایڈیشنل آئی جی آرے آئے اور سی آئی ڈی کے ایک انسپکٹر کی مدد سے ملزم کو تھانہ سے نکال لیا گیا۔ بعدازاں مدعی کی جانب سے سیشن جج شوکت جاوید کی عدالت سے اندراج مقدمہ کا حکم حاصل کرنے کے بعد پولیس نے مقدمہ نمبر 58/13 درج تو کرلیا مگر عدالتی حکم کے مطابق دفعہ C-295 کے بجائے 298/B لگا کر نہ صرف ملزم کو فائدہ پہنچایا گیا بلکہ آج تک ملزم کو گرفتار بھی نہیں کیا گیا جبکہ مدعی حسن کی رہائش گاہ پر بغیر نمبر پلیٹ کی ایک گاڑی میں آنے والے کچھ لوگوں نے اسے زبردستی ساتھ لے جانے کی کوشش کی جبکہ مزاحمت پر دھمکی دی کہ ''باس عثمان نے جب کہا تھا تو پھر تم مقدمہ کی پیروی کیوں کررہے ہو''بعدمیں تحقیق پر پتہ چلا کہ عثمان پولیس انسپکٹر ہے اور سی آئی ڈی میں تعینات ہے۔

دوسری جانب انارکلی کے علاقے سے بھی ۲۲ر فروری کو ایک بائنڈر الطاف شاہ پکڑا گیا۔جس کے تین گودام توہینِ رسالت اور توہینِ صحابہ پر مشتمل لٹریچر سے بھرے ہوئے تھے۔مدعی رانا محمد طفیل ایڈووکیٹ کی درخواست پر انسپکٹر رفیق نے چھاپہ مارا اور ملزم کو کتابوں سمیت گرفتار کرلیا اور اس کی نشاندہی پر مزید تین گودام بھی پکڑے گئے۔ملزم نے دورانِ تفتیش بتایا کہ اس کے پاس یہ کتابیں بغرض بائنڈنگ اور اسٹوریج عصمت اللہ ولد رحمت اللہ لایا کرتا تھا جو کہ ۷ر جنوری کے اسلام پورہ کے مقدمہ میں پکڑا گیا۔ بعدازاں سن رائز پریس کے شیخ وسیم یہ کتب اس کے پاس بھجوا رہے ہیں۔اس پریس کا اصل مالک شیخ نوید، چناب نگر میں رہائش پذیر اور قادیانی ہے۔ پولیس نے کافی لیت ولعل کے بعد الطاف شاہ کے خلاف مقدمہ درج کیا اور جیل سے ملزم عصمت اللہ کو لا کر تفتیش کی تو اس نے تصدیق کی کہ شیخ وسیم یہ توہین آمیز لٹریچر شائع کرتا ہے جس میں بہت بڑی تعداد میں توہینِ صحابہ پر مشتمل وہ لٹریچر بھی شامل ہے جسے اہلِ تشیّع سے منسوب کیا جاتا ہے اور اس کی بنیاد پر ملک میں فرقہ وارانہ فسادات کرائے جارہے ہیں۔انسپکٹر رفیق نے بعدازاں ملزموں کے ہمراہ رائل پارک میں سن رائز پریس پر چھاپہ مارا تو معلوم ہوا کہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے ملزم نے پریس پر ایک اخبار کی تختی لگا رکھی تھی۔ پولیس کی جانب سے شیخ وسیم کی گرفتاری پر ایک بار پھر عثمان نامی پولیس انسپکٹر مدعیان کو دھمکانے لگا۔مگر اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ بعدازاں ایک ڈی ایس پی ملزم کو تفتیش کے بہانے نکال کرلے گیا۔جس پر مدعی پارٹی نے ملزم کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کے لیے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور کی عدالت میں نہ صرف درخواست دائر کی بلکہ متعلقہ ثبوت بھی پیش کیے۔عدالت نے ملزم کے خلاف فوری مقدمہ درج کرکے اسے گرفتار کرنے کا حکم دیا لیکن تاحال پولیس نے ملزم کو گرفتار نہیں کیا۔مدعی کا کہنا ہے کہ ملزم بیرون ملک فرار کی تیاری کررہا ہے۔دوسری جانب پولیس نے انتہائی چابک دستی سے ملزم وسیم کے دفتر سے دستیاب مواد غائب کرکے الٹا مدعی کو دھمکانا شروع کردیا ہے کہ وہ جعلی مقدمہ درج کروانے کی کوشش کررہا ہے۔اس صورتِ حال پر رائل پارک کے تاجروں میں بھی اشتعال پایا جاتا ہے جبکہ آل پاکستان پرنٹنگ پریس ایسوسی ایشن کے حاجی یوسف نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ وزیرِ اعلیٰ شکایات سیل، CCPO اور دیگر پولیس افسران کو درخواست دی ہے۔تاہم کوئی شنوائی نہ ہونے پر ۲ر مارچ کو رائل پارک کے تاجروں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔۴ر مارچ کو ہڑتال اور ۹ر مارچ کو پھر مظاہرہ کیا۔جو پولیس کی جانب سے ۲۴ گھنٹے میں ملزم کی گرفتاری کے وعدے پر ختم کردیا گیا۔نمائندے سے بات چیت کرتے ہوئے رائل پارک کے تاجر رہنماؤں نے توہین رسالت وتوہین صحابہ کے ان واقعات پر شدید غم وغصے کا اظہار کیا ہے اور انتباہ کیا کہ ملزم کی گرفتاری میں مزید تاخیر ہوئی تو مشتعل عوام کو روکنا ممکن نہیں رہے گا۔ (مطبوعہ: روزنامہ ''اُمّت'' کراچی، ۱۷ر مارچ ۲۰۱۳ء)